OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

سائیڈپف(قزع)اور کٹنگ کی شرعی حیثیت(ایک تحقیقی مطالعہ)

Sharia status of side puffs (قزع) and cutting (A Research Study)

Muhammad Waheed U Zaman
Lecturer Superior University, Lahore
Email: waheed.zaman@superior.edu.pk

Muhammad Farooq Siddique
Lecturer Superior University, Lahore.
Email: farooq@superior.edu.pk

Dr. Muhammad Ashfaq
Director Al-Qurtaba Institute, Pakistan Islamic Centre Rotterdam, the Netherlands
Email: m.ashfaq4560@gmail.com

Abstract

Allah is beautiful and loves beauty. In the same way, man also tries to beautify himself in daily affairs. “Side Puff” or “cup cutting” is becoming very common in the society nowadays. The word (قزع) is used in a hadith related to this. People in the society are doing it ignorantly or intentionally. What Sharia said about “side puff”? Is this permissible? Was this cutting present in the time of the Prophet? If a person does this kind of cutting which we call cup cutting, side puff cutting, then what is its sharia status? In addition, what is the ruling on such a hairdresser? What is the legal status of cutting and what is the Sunnah method of cutting hair? There is nothing wrong with having your haircut, but it is important to keep in mind that the haircut is within the bounds of Sharia. The haircut should be done in such a way that it does not resemble any non-Muslim, nor does it have the shape of hair in such a way that it imitates a non-Muslim immoral person. Our temperament has become such that they think they are beautiful, they do not have to be beautiful. Because what looks beautiful to you may look ugly in the mirror of another environment or culture.

Keywords: Hair cutting, modern cutting, side puffs, long hair.

اللہ تعالیٰ نے انسان کو انتہائی خوبصورت بنایا ہے۔ لیکن انسان شاید اس پر خوش نہیں یا پھر اسکی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ اپنی نوک پلک سیدھی کرتا رہتا ہے۔ معاشرے میں یہ ایک اہم مسئلہ بنتا جارہا ہے کے آیا سائڈپف، یا پھر جس کو ہم پیالہ کٹنگ کے زمرے میں بھی لا سکتے ہیں۔ کیا وہ جائز ہے یا پھر ناجائز ہے؟ اس پر اس سے زیادہ اور کیا شواہد کی ضرورت ہو گی کہ پچھلے چند سالوں میں اسکا رواج معاشرے میں بہت عام نظر آیا اور بہت سے نوجوانوں نے اس کٹنگ کو اپنایا اس دوران یہ سوال پیدا ہوا کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں بھی تھا کہ نہیں؟ اور اگر تھا تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز علماء وفقہاء اسکے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نیز اس پر اس سے قبل میں نے کوئی

ریسرچ پیپر نہیں دیکھا۔

ایک بات زہن نشین رہنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی بھی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ قوم خود اُسکے در پے نہ ہو جائے گو یا اپنی حالت قوم خود ہی بدلتی ہے۔ اگر عصر حاضر میں معاشرے پر نظر ڈالی جائے تو ہم کئی ایسے نوجوان دیکھتے ہیں جو اپنی شکل وصورت کو بدلنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ جس میں بہت عام فیشن سائڈ کٹنگ ہے، گو یا ایک سائڈ سے مشین، یا پھر اُسترا لگوادیتے ہیں اور تینو اطراف سے بالوں کو لمبا چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کچھ لوگوں میں یہ رواج عام ہے کہ ایک شخص اپنے پورے سر کو منڈوادیتا ہے مگر ایک بال کی لٹ کو چھوڑ دیتا ہے جس کو وہ عمر کے تقریباً پندرہ سال نہیں منڈواتا اور اسکی وجہ یہ پیش کی جاتی ہے کہ اگر یہ لٹ کٹوادی تو یہ لڑکا مر جائے گا۔

اس سے قبل بیان کردہ صورتیں تو واضح ہیں کے یہ مغرب سے مانوس ہو کر رکھی جاتی ہیں اور انکی وضع قطع اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اس پر فخر محسوس کرتے ہیں جبکہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’ذَلِكَ بِأَنَّ اللّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ‘‘ (1)

ترجمہ: ’’یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ کا دستور یہ ہے کہ اُس نے جو نعمت کسی قوم کو دی ہو، اُسے اُس وقت تک بدلنا گوارا نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کرلیں، اور ہر بات سنتا، سب کچھ جانتا ہے‘‘

یہ تمام معاملات اس وجہ سے کیے جاتے ہیں کہ انسان خود کو خوبصورت دیکھنا چاہتا ہے اور اسکے لیے وہ نجانے کیا کیا کرتا ہے، لیکن اس سے یہ بات قطعی ثابت نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور اس نے انسان کو خوبصورت پیدا کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ‘‘(2)

ترجمہ: ’’ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے‘‘

اگر انسان سے اللہ کا مطالبہ دیکھا جائے تو دین اسلام کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے جسم کی خوبصورتی کی حفاظت کرے اور کسی بھی قسم کی لاپرواہی نہ برتے، جسم کی صفائی کا خیال رکھے، خود کو صاف ستھرے کپڑوں سے مزین کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں عنایت کی ہیں اُسی میں سے ایک بال ہیں، گو یا خوبصورتی اور جمال کا مظہر انسان کے بال ہیں۔ اب اسلام میں انکی کانٹ چھانٹ اور خوبصورتی کے قوانین اور اصول وضوابط بیان کیے گئے ہیں۔ جبکہ معاشرے میں رائج کٹنگ کی بات کی جائے تو اسکا تعلق اسلام سے بھی نہیں اور نہ ہی ہماری ثقافت اور تہذیب سے ہے اسکا تعلق مغرب کی تہذیب اور تمدن سے ہے۔

یہودویوں کی مشابہت:

ایسی ہئیر کٹنگ جسکی بات کی جارہی ہے وہ فیشن مغرب سے اخذ کردہ ہے اور واضح ہے کہ یہود کی مشابہت ہے اور یہود ونصاریٰ سے دوستی اور

ان جیسی وضع قطع ہر گز منع ہے اور انکی مشابہت از روح قرآن حرام ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلۡيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوۡلِيَآءَۘ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡضٖۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمۡ فَإِنَّهُۥ مِنۡهُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ"(3)

ترجمہ: "اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہو گا بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"

آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم واضح ہے کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناو اور دوستی تبھی ظاہر ہو جاتی ہے جب ایک انسان دوسرے انسان کے رنگ میں رنگا جائے گویا جب ہم مغرب سے مرغوب ہو کر اپنے چہرے، بال، اور لباس کو تبدیل کریں گے تو یہ بات واضح ہو کر رہے گی کہ ہم ان سے مانوس ہیں۔

قزع:

حدیث مبارکہ میں جو شخص ایسی شکل اختیار کرتا ہے یعنی ایک طرف کے بال بلکل منڈوا دیتا ہے اور باقی تینوں اطراف کے بال چھوڑ دیتا ہے اسے "قزع" کہا جاتا ہے، جس کی ممانعت واضح حدیث مبارکہ میں ملتی ہے جسے آگے بیان کیا جارہا ہے۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنا:

"قزع" سے قبل اس بات کا جان لیناضروی ہے کہ معاشرے میں اکثر مردوں کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے دیکھا جاسکتا ہے کبھی بالوں کو انتہائی لمبا کر کے یا پھر کان میں بالیاں ڈال کر وغیرہ وغیرہ اسی طرح خواتین میں مردوں کی طرح بالوں کو انتہائی مختصر کرواتے دیکھا جاسکتا ہے جن کو عرف میں "پٹے" کہا جاتا ہے حدیث مبارکہ میں مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنا:

"قزع" سے قبل اس بات کا بیان کرنا ضروری ہے کہ معاشرے میں مرد تو مشابہت اختیار کرتے ہی ہیں کبھی بالوں کو لمبا رکھ کر جیسے کے خواتین کے ہوتے ہیں اور کبھی بالوں کو چاروں اطراف سے مونڈ کر، اور اسی طرح خواتین بھی مردوں کی مانند بالوں کو انتہائی چھوٹا کروالیتی ہیں جن کو عام اصطلاح میں "پٹے" بولا جاتا ہے ان کے متعلق جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مردوں کی اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ ایسے لوگوں پر لعن کے لفظ گویا لعنت فرمائی اور یہ مشابہت ہر طرح سے ہے یعنی لباس کی، بالوں، اور اُن دیگر اُمور کی جو محض مردوں کے ساتھ کی خاص ہیں جیسا کے پگڑی پہن کی کسی مجلس میں بیٹھنا جیسا کے حدیث شریف میں وارد ہوتا ہے:

"حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال تابعه عمرو واخبرنا شعبة"(4)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔''

اگر کوئی مرد عورت کی مشابہت اختیار کرے یا پھر عورت مرد کی صورت اختیار کرے دونوں پر لعنت فرمائی گئی گویا کسی کا بھی کسی کی مانند وضع قطع اختیار کرنا غلط ہے۔

قزع کی حقیقت:

در حقیقت ''قزع'' ایسی انداز حجامت کو کہا جاتا ہے جس میں ایک فرد اپنے بالوں کو اس انداز میں کٹوائے کہ دائیں اور بائیں جانب سے اور سر کے پچھلے حصے سے جس کو (گدی) کہا جاتا ہے وہاں سے انتہائی باریک کروادے اور اُوپر کی جانب سے بالوں کو نہ کٹوائے، اس کٹنگ کو ''فوجی کٹنگ'' اور ''پیالہ کٹنگ'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ کٹنگ ہیں جو پرانے انداز میں مانے جاتے ہیں لیکن جدید انداز حجامت اس سے قدر مختلف ہے۔ ایک انداز یہ ہے کہ بالوں کو دائیں جانب سے مونڈ دیا جائے اور تینوں اطراف سے چھوڑ دیا جائے۔ دوسرا انداز یہ ہے کہ بالوں کو بائیں جانب سے مونڈ دیا جائے جبکہ بقیہ تینوں اطراف چھوڑ دیا جائے۔ تیسرا انداز یہ ہے کہ دائیں اور دائیں اور بائیں جانب سے تو مونڈ دیے جائیں اور پچھے گدی سے بالوں کو بڑھا لیا جائے۔ یہ اور اس سے ملتے جلتے انداز حجامت آج کل معاشرے میں عام ہیں۔ ان تمام انداز حجامت کو حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے اور ممانعت فرمائی گئی ہے حدیث شریف میں ارشاد ہے:

"عن عمر بن نافع عن ابیه عن ابن عمر رضی الله عنه قال: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن القزع قلت: وما قزع؟ قال: ان یحلق راس الصبی ویترك بعضه"(5)

''سیدنا عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے، میں نے پوچھا قزع سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: قزع یہ ہے کہ بچے کے سر کا بعض حصہ منڈوایا جائے اور بعض حصہ رہنے دیا جائے''

امام مسلم رحمہ اللہ نے اسی روایت کو نقل کرتے ہوئے کچھ اسطرح بیان کرتے ہیں:

"حدثنی زهیر بن حرب حدثنی یحی یعنی ابن سعید عن عبید الله اخبرنی عمر بن نافع عن ابیه عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی القزع قال قلت النافع وما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترك بعض"(6)

''یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ سے روایت کی کہا: مجھے عمر بن نافع نے اپنے والد سے خبر دی، انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا، میں نے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بچے کے سر کے کچھ حصے کے بال مونڈ دے جائیں اور کچھ حصے کو چھوڑ دیا جائے''

قزع پر نہ صرف احادیث بیان ہوئیں ہیں بلکہ بعد کے علماء نے بھی اس موضوع کو زیر بحث لائیں ہیں شیخ عبد الحق محدث دہلوی اپنی کتاب "اشعة اللمعات" میں ''قزع'' سے متعلق کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''گفتہ اند قزع حلق راس است از مواضع متفرقہ آں وا گرچہ ظاہر عبارت کہ در تفسیر وے واقع شدہ مطلق است ولیکن شراح گفتہ اند قزع حلق راس است از مواضع متفرقہ آں وا گرچہ ظاہر عبارت کہ در تفسیر وے واقع شدہ مطلق است ولیکن شراح ہمہ تصریح کردہ اند بایں قید ودر روایت فقہیہ نیز ہمچنیں آمدہ است''۔(7)

''کہتے ہیں کہ "قزع" سر کے بالوں کو مختلف مقامات سے مونڈ ڈالنا ہوتا ہے اگرچہ بظاہر وہ عبارت جو تفسیر ''قزع'' میں واقع ہوئی ہے وہ مطلق ہے لیکن تمام شارحین نے اس قید کا صراحتاً ذکر کیا ہے (قید یہ ہے کہ سر کے مختلف حصے مونڈ دیئے جائیں) اور فقہی روایات میں بھی یونہی آیا ہے۔''

قزع کی حقیقت کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی متفق علیہ احادیث بھی موجود ہیں اور دوسرے ائمہ حضرات بھی ان احادیث کو لائیں ہیں۔

''قزع'' کی اقسام:

عصر حاضر میں تو ''قزع'' کی بہت سی اقسام بن چکی ہیں مگر جو آئمہ حضرات اور احادیث مبارکہ میں وارد ہوئیں ہیں اُس میں ''قزع'' کی چار اقسام بیان کی جاتی ہیں جیسے کہ علامہ ابن القیم بیان فرماتے ہیں:

''والقزع أربعة انواع:

أحدہا: أن یحلق من رأسه مواضع من ھاھنا و ھاھنا۔

الثاني: أن یحلق وسطه ویترک جوانبه۔

الثالث: أن یحلق جوانبه ویترک وسطه۔

الرابع: أن یحلق مقدمه ویترک مؤخرہ وہذا کله من القزع۔(8)

''قزع کی چار اقسام ہیں:

پہلا: سر کے سارے بال نہ مونڈنا؛ بلکہ جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے بادلوں کی طرح ٹکڑیوں میں مونڈنا۔

دوسرا: درمیان سے سر کے بال مونڈنا، اور اطرف سے چھوڑ دینا۔

تیسرا: اطراف مونڈنا اور درمیان سے سر کے بال چھوڑ دینا۔

چوتھا: آگے سے بال مونڈنا اور پیچھے سے چھوڑ دینا۔''

اسی طرح دوسرے علماء میں شیخ ابن عثیمین نے بھی اسی چار اقسام ہی بیان کی ہیں:

''**القزع** یہ ہے کہ سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا جائے، اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے، اور اس کی کئی انواع ہیں:

پہلا: بغیر کسی ترتیب کے مونڈ یا جائے، سر کے دائیں بائیں، اور پیشانی اور گدی سے مونڈا جائے، یعنی سر کی متفرق جگہوں سے بال

مونڈے جائی، اور باقی چھوڑ دیے جائیں۔

دوسرا: سر کا وسط مونڈ دیا جائے، اور دونوں جانب چھوڑ دی جائیں۔

تیسرا: دونوں طرف سے مونڈ دیا جائے اور سر کا وسط چھوڑ دیا جائے۔

چوتھا: صرف پیشانی سے بال مونڈے جائیں، اور باقی چھوڑ دیئے جائیں۔"[9]

قزع کی جدید اقسام:

جو بیان کی گئے انداز حجامت وہ قدیم ہیں، گویا یہ انداز حجامت قدیم دور میں بھی لوگ اپناتے تھے۔ لیکن عصر حاضر میں اسکی چند جدید صورتیں متعارف کروائیں گئیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا: دائیں جانب سے بال مونڈ دیے جائیں اور تین اطراف یعنی بائیں جانب، گدی سے، وسط سے اور پیشانی سے چھوڑ دیئے جائیں۔

دوسرا: تینوں اطراف سے سر مونڈ دینا اور وسط میں جوڑا بنا لینا۔

تیسرا: دائیں اور بائیں جانب سے بال مونڈ دینا اور گدی سے بال کاندھوں سے بھی نیچے تک لے جانا، خواتین کی مشابہت۔

قزع کی شرعی حیثیت:

قزع جدید ہو یا غیر جدید دونوں کی ممانعت ہے یعنی اگر جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بالوں سے منع فرمادیا ہے تو اب چاہے وہ قزع کسی بھی شکل میں ہو وہ منع ہے۔ چونکہ اس میں کفار اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے۔ اور غیر مسلم کی مشابہت سے منع فرمایا گیا ہے:

''أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ''[10]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع (کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے) سے منع فرمایا ہے''

ایک اور روایت میں ذکر آیا ہے کہ ایک موقع پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے کے اچانک ایک بچہ کھیلتا ہوا آپکے سامنے آگیا جس کے سر کے بال کچھ اس طرح بال مونڈے ہوئے تھے کہ کچھ اس نے بالوں کو چھوڑا ہوا تھا اور کچھ رکھے ہوئے تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا یا تو سب بال منڈا دو یا پھر سب رکھ لو:

''عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم رای صبیاً قد حلق بعض شعره وترک بعضه، فنهی عن ذلک، وقال: احلقوا کله او اترکوا کله.''[11]

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس نے کچھ بالوں کو مونڈا ہوا تھا اور کچھ کو چھوڑا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا: یا تو سب منڈا دو یا سب چھوڑ دو۔''

بخاری میں حدیث کچھ ایسے وارد ہوتی ہے:

''حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ ، أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : قُلْتُ : وَمَا الْقَزَعُ ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ : إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هَا هُنَا شَعَرَةً وَهَهُنَا وَهَهُنَا ، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ : فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ ، قَالَ : لَا أَدْرِي ، هَكَذَا قَالَ : الصَّبِيِّ ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : وَعَاوَدْتُهُ ، فَقَالَ : أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا ، وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ ، وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا''(12)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ''قزع'' سے منع فرمایا، عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ "قزع" کیا ہے؟ پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے کہا کہ بچہ کا سر منڈاتے وقت کچھ یہاں چھوڑ دے اور کچھ بال وہاں چھوڑ دے۔ (تو اسے ''قزع'' کہتے ہیں) اسے عبید اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی۔ عبید اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی یعنی پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور سر کے دونوں کونوں پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ نافع نے صرف لڑکے کا لفظ کہا تھا۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ لڑکے کی کنپٹی یا گدی پر چوٹی کے بال اگر چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ''قزع'' یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسی طرح سر کے اس جانب میں اور اس جانب میں۔''

''عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القزع.''[13]

ترجمہ: ''حضور ﷺ نے قزع سے منع فرمایا (یعنی سر کے بیچ میں بال رکھنا اور اطراف سے منڈا دینا)''

امام مسلم بھی اسی حدیث کو لائے ہیں۔(14)

''قزع'' کا حکم:

قزع کے متعلق لوگوں کی یہ محض یہ رائے ہے کہ چونکہ اسکے متعلق محض منع فرمایا گیا ہے تو کیا اسکا حکم حرام میں داخل ہوگا یا مکروہ میں یا پھر مباح میں؟ اس میں مختلف علماء کی رائے ہیں احادیث مبارکہ کو دیکھتے ہوئے اس سلسلے میں امام نووی فرماتے ہیں:

''القزع مکرہ ہے، اور قزع یہ ہے کہ سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا جائے اور کچھ چھوڑ دیا جائے، اس کی دلیل میں ابن عمر کی روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے القزع سے منع فرمایا''(15)

شیخ صالح بن عثیمین فرماتے ہیں:

''قزع مکروہ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بچے کے بعض بال کو حلق اور بعض کو چھوڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا لیکن اگر یہ کفار سے مشابہت ہو تو حرام ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی قوم کی مشابہت

اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔"[16]

فتویٰ ردالمختار میں بیان کیا گیا ہے:

"ویکرہ القزع وھو ان یحلق البعض ویترک البعض"[17]

"اور مکروہ ہے قزع یعنی بعض جگہ سے بال مونڈ دینا اور بعض جگہ سے چھوڑ دینا"

"قزع" کو قصداً کرنے والا:

اس سے قبل جو بحث اوپر کی جا چکی ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قزع یعنی کچھ بال منڈا دینا اور کچھ چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو قصداً اختیار کرتا ہے یا پھر اس ان تمام روایات اور فتاویٰ کا منکر ہو کر اسے اختیار کرتا ہے تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس سے متعلق احسن الفتاویٰ میں بیان ہے:

"قزع مکروہ اور ممنوع ہے اور یہود و نصاری، کفار و مشرکین یا فساق و فجار کے ساتھ تشبہ کی صورت میں ناجائز و حرام ہوگا"[18]

اور "شیخ مصطفی السیوطی" کہتے ہیں:

"القزع مکروہ ہے، قزع یہ ہے کہ سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے"[19]

اس بنا پر القزع مکروہ ہوگا، لیکن اگر کسی نے یہ عمل کفار یا فاسق و فاجر قسم کے لوگوں کی مشابہت میں کیا تو پھر اس حالت میں یہ حرام ہوگا مکروہ نہیں۔

شیخ صالح بن عثیمین کہتے ہیں: "یا تو سارے مونڈ دو یا پھر سارے چھوڑ دو"

"لیکن اگر اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہو تو یہ حرام ہے، کیونکہ کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"[20]

قزع کی ترغیب دینے والا:

مذکورہ بالا بحث میں ہم نے یہ جانا ہے کہ قزع شریعت میں مکروہ کا درجہ رکھتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسکا سرے سے انکار کر دے تو اسے فاسق کہا جائے گا۔ چونکہ وہ ایک کام کو جائز قرار دے رہا ہے جس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور جس کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما دیں یا اسکے کرنے سے منع کر دیں اور بعد میں کوئی اسکو جائز قرار دے دے تو یہ حرام کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر ایسے شخص کی مثال جو کہ اس کی ترغیب دے تو جان لینا چاہیئے کے جو جس سے مشابہت رکھتا ہے کل بروز قیامت اسکا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا۔ روایت میں ہے:

"عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم"[21]

"حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو جس قوم کے ساتھ مشابہت رکھے گا اور اُسی میں سے ہے"

اور صاحب شرح مشکوٰۃ المصابیح فرماتے ہیں:

''من تشبہ بقوم ''أي: من شبہ نفسہ بالکفار مثلاً في اللباس وغیرہ أو بالفساق أو الفجار''[22]

'' قوم سے مشابہت سے مراد کفار کے لباس اور وضع قطع کی مشابہت ہے اور جو یہ اختیار کرے وہ فاسق فاجر ہے۔''

امام کے لیے قزع کا حکم:

مفتی محمد عامر عثمانی ملی لکھتے ہیں:

''منصب امامت ایک جلیل القدر عہدہ ہے، اس پر فائز شخص متقی، پرہیزگار، متبع سنت ہونا چاہیے، لہٰذا جو امام فیشن ایبل اور انگریزی بال رکھتا ہو تو چونکہ یہ خلافِ سنت امر ہے، اگر امام اس پر مداومت اختیار کیے ہوئے ہو، اور اپنی اس غلط روش کو تبدیل کرنے کے لیے تیار نہ ہو، تو اس کے "فاسق" ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر فاسق امام کے علاوہ دوسرا امام دستیاب نہ ہو یا قریب میں کوئی دوسری مسجد نہ ہو تو تنہا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ایسے شخص کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے، اس صورت میں باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جائے گا، اور ہر دو صورت میں فاسق کی اقتداء میں ادا کی گئی نماز ادا ہو جائے گی، اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔''[23]

''وکرہ إمامة الفاسق لعدم اہتمامہ بالدین فتجب إہانتہ شرعاً. فلا یعظم بتقدیمہ للإمامة (تحتہ) کون الکراہة فی الفاسق تحریمیة''۔[24]

''وفی الفتاوی لو صلی خلف فاسق أو مبتدع، ینال فضل الجماعة لکن لاینال کما ینال خلف تقی ورع الخ''۔[25]

مذکورہ بالا ائمہ کے استدلال سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر شرعی بال محض بچوں کے لیے نہیں ہیں اس سے مراد مساجد کے آئمہ بھی ہیں اب چونکہ بہت سے ایسے امام حضرات ہیں جو اس بات کا اہتمام کرتے ہیں مگر اس پر باریک بینی سے غور فکر نہیں کرتے۔ اور کوئی امام اسکا انکاری ہو جیسے ہم پہلے بحث کر چکے ہیں تو معلوم ہوا کے وہ فاسق ہوگا اور دوسرے امام کے ہوتے ہوئے یا مسجد کے موجود ہوتے ہوئے اسکی اقتدا میں نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

بال رکھنے کا شرعی وسنت طریقہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو سمیٹنے اور ترتیب سے رکھنے کا حکم فرمایا:

''عن ابیہ ھریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کان لہ شعر فلیکرمہ''[26]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس بال ہوں تو اسے چاہیئے کہ وہ انہیں اچھی طرح رکھے''۔

''حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنِالْبَرَاءِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، قَالَ أَبُو دَاوُد: كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ''(27)

''میں نے کسی شخص کو جو کان کی لو سے نیچے بال رکھے ہو اور سرخ جوڑے میں ملبوس ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا (محمد بن سلیمان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ) آپ ﷺ کے بال دونوں شانوں سے لگ رہے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں: اسی طرح اسے اسرائیل نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے کہ وہ بال آپ ﷺ کے دونوں شانوں سے لگ رہے تھے اور شعبہ کہتے ہیں: وہ آپ ﷺ کے دونوں کانوں کی لو تک پہنچ رہے تھے۔''

''حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَادٌ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ''(28)

''میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کان کی لو تک ہیں، ان میں مہندی لگی ہوئی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سبز رنگ کی دو چادریں ہیں۔''

حجام کی کمائی کا حکم:

حجام کی کمائی پر مختلف علما کا مختلف موقف ہے جبکہ ایک نکتہ پر تمام علما متفق ہیں:

''حجامت یعنی بال کاٹنے والے کی اجرت کے حلال یا حرام ہونے میں تفصیل یہ ہے کہ جو کام حرام ہیں، یعنی داڑھی مونڈنا یا بھنویں بنانا، ان کاموں کی اجرت بھی حرام ہے، اور جو کام جائز ہیں جیسے سر کے بال کاٹنا یا ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو شرعی طریقے پر درست کرنا، ان کاموں کی اجرت بھی حلال ہے، البتہ جیسے خلافِ شرع بال (مثلاً: سر کے کچھ حصے کے بال چھوٹے اور کچھ کے بڑے) رکھنا ممنوع ہے اسی طرح خلافِ شرع بال کاٹنے کی اجرت بھی حلال طیب نہیں''(29)

دارالافتاء انڈیا کے علما کا اس میں موقف ہے:

''حجام کے لیے داڑھی مونڈنا یا خشخشی کرنا جائز نہیں اور اس کی اجرت بھی جائز نہیں، اسی طرح فیشنی بال بنانا مکروہ ہے اور اس کی اجرت میں بھی کراہت ہے، نیز حجام کا اپنی دکانوں پر یہود ونصاریٰ کے فوٹو لگانا جن کے بال غیر شرعی ہوں تاکہ نوجوان ان کے مطابق اپنے بال بنوائیں ہر گز جائز نہیں اور اس میں دوہرا گناہ ہے ایک تصویر لٹکانے کا اور دوسرے نوجوانوں کو غیر شرعی طریقہ پر بال کٹوانے پر آمادہ کرنے کا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔''

''عن ابی طلحۃ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولاتصاویر متفق علیہ وفی الذخیرۃ: ولا بأس أن یحلق وسط رأسہ ویرسل شعرہ من غیر أن یفتلہ وإن فتلہ فذلک مکروہ، لأنہ

یصیر مشبھا ببعض الکفرۃ والمجوس فی دیارنا یرسلون الشعر من غیر فتل، ولکن لا یحلقون وسط الرأس بل یجزون الناصیۃ تتارخانیۃ"[30]

"(ویکرہ القزع وہو حلق بعض) شعر (الرأس) (وترک بعضہ) لقول ابن عمر إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن القزع وقال احلقہ کلہ أو دعہ کلہ رواہ أبو داود فیدخل فی القزع حلق مواضع من جوانب رأسہ وترک الباقی، مأخوذ من قزع السحاب، وہو تقطعہ، وأن یحلق وسطہ ویترک جوانبہ کما تفعلہ شمامسۃ النصاری وحلق جوانبہ وترک وسطہ"[31]

یعنی اگر حجام کو معلوم ہے کہ وہ جو حجامت کر رہا ہے وہ غیر شرعی ہے اور مکروہ ہے تو اس کو احتیاط کرنا ضروری ہے کیونکہ اسکی کمائی میں بھی کراہت ہے۔ اگر وہ یہ جانتا ہے کہ یہ مکروہ ہے پھر قصداً غیر شرعی کٹنگ کرتا ہے تو پھر یہ حرام کے درجے تک پہنچ جائے گی اور کمائی بھی جائز نہیں رہے گی۔

نتائج وحاصل:

بالوں کا ضروری کٹوانا، اور اپنی من پسند کے بنوانے میں حرج تو نہیں ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کٹنگ شریعت کی حدود و قیود میں رہتے ہوئے ہو۔ حجامت اس طرح سے بنوائی جائے کے جس میں کسی غیر قوم کی مشابہت بھی نہ ہو، نہ ہی بالوں کی ایسی شکل ہو کے وہ کسی غیر مسلم فاسق فاجر کی تقلید بیاں کرے۔ ہمارے مزاج کچھ ایسے بن چکے ہیں کے جس چیز کو ہم خوبصورت سمجھ رہے ہوتے ہیں لازم نہیں کے وہ خوبصورت ہی ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو چیز آپکو خوبصورت لگ رہی ہے وہ کسی اور ماحول یا ثقافت کے آئینہ میں دیکھی جائے تو بدصورت لگے۔

ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جو چیز ہمارے ہاں یا ثقافت میں تو انتہائی شریفانہ معلوم ہوتی ہے جبکہ وہی چیز دوسرے ممالک و ثقافت میں انتہائی ذلت سمجھی جاتی ہے۔ اور اس وضع میں ایک بہت ہی تعجب کی بات یہ ہے کہ جب ایک شخص خاص وضع کے بالوں کو اس انداز میں مونڈتا ہے کہ وہ معاشرے میں خوبصورت لگے تو کچھ ہی دنوں بعد وہ خود ہی اُس سے نفرت کرنے لگتا ہے چونکہ وہ خاص انداز ہیر کٹنگ اب اسکے حسن و جمال میں بدصورتی کی علامت واضح کر رہا ہے۔ اور پھر وہ اُسے تبدیل کر لیتا ہے۔

لہذا بالوں کا مونڈنا بھی ایسے انداز میں ہو جو شرعی حدود و قیود کے اندر اندر ہو جیسے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لہذا ایسی حجامت سے بچنا چاہیئے کہ جس میں سر کے کچھ حصوں سے بال کٹوا دیئے جائیں اور کچھ حصے کو رہنے دیا جائے، جیسے کے احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ انسانی سر جو بہترین ساخت پر بنایا گیا ہے بالوں کو مونڈ اکر اس کی شکل گدھے، یا گھوڑے کے سر جیسی بنادی جائے جیسا کہ آج کل فیشن کے نام پر کیا جا رہا ہے۔

مصادر و مراجع

[1]۔ الانفال ۸: ۵۳

[2]۔ التّین ۴: ۹۵

[3]۔ المائدہ ۵: ۵۱

[4]۔ غنی، علامہ محمد عثمان، نصر الباری شرح صحیح بخاری، باب المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال، طبع: مکتبہ الشیخ کراچی، ج: ۱۱، ص: ۷۴

[5]۔ حنبل، امام احمد، مسند امام احمد، باب: قزع کی کراہت اور مکمل سر منڈوانے کی رخصت کا بیان، ج: ۷، رقم الحدیث: ۸۲۲۹

[6]۔ القشیری، امام مسلم بن الحجار، مسلم شریف، باب: سر کے کچھ حصے کے بال مونڈنے اور کچھ کے باقی رکھنے کی ممانعت، ج: ۵ رقم الحدیث: ۵۵۵۹

[7]۔ محدث دہلوی، شیخ عبد الحق، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ج: ۳ رقم الحدیث: ۵۷۱

[8]۔ جوزی، ابن القیم، امام ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب، تحفۃ المودود بأحكام المولود، الباب السابع، دار العلم الفوائد بیروت، ص: ۱۴۸-۱۴۷

[9]۔ العثیمین، شیخ محمد بن صالح، الشرع الممتع علی زاد المستقنع، طبع، السعودیۃ، ۲۰۰۲ء، ج: ۱، رقم الحدیث: ۱۶۷

[10]۔ احمد بن شعیب، ابو اعبد الرحمن، علی بن سنان بن بحر بن دینار، النسائی، سنن نسائی، باب: بچے کے سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑنے کا بیان، ج: ۳، رقم الحدیث ۵۲۳۲، تخریج: دار الدعوہ: انظر حدیث رقم: ۵۰۵۳

[11]۔ البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ احادیث صحیحۃ، رقم الحدیث: ۱۱۲۳، مسند الامام احمد بن حنبل، ۵۵۸۳

[12]۔ غنی، شیخ محمد عثمان، نصر الباری شرح صحیح بخاری، باب قزع یعنی کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنے کے بیان میں، مکتبہ الشیخ، مطبع: بہادر آباد کراچی نمبر ۵، ج: ۱۰، رقم الحدیث: ۵۹۲۰

[13]۔ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب القزع، ج: ۵، رقم الحدیث: ۵۹۲۱

[14]۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ القزع، ج: ۵، رقم الحدیث ۵۵۶۰

[15]۔ نووی، امام یحیی ابن شرف، المجموع شرح المھذب، ج: ۳، رقم الحدیث: ۳۴۷

[16]۔ الشرع الممتع علی زاد المستقنع، ج: ۱، رقم الحدیث: ۱۶۷

[17]۔ علامہ زکریا دیوبند، رد المختار، کتاب الخطر والاجۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج: ۹، ص: ۵۹۴

[18]۔ احسن الفتاوی ۹: ۸۵، مطبوعہ: ایچ، ایم، سعید کراچی، دار الفتاء دیوبند، سوال نمبر: ۶۷۱۴۳

Darulifta-deoband.com 20-7-2016

[19]۔ السیوطی، علامہ شیخ مصطفی الرحیبانی، مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی، تجرید و زوائد الغایۃ والشرح، منشورات المکتب الاسلامی بدمشق، طبع اول: ۱۳۸۱

[20]۔ الشرع الممتع علی زاد المستقنع، ج: ۱، رقم الحدیث: ۱۶۷

[21]۔ اشعث سجستانی، امام ابو داود سلیمان، ، کتاب اللباس، باب في لبس الشھرۃ، دار الفکر بیروت، ج: ۲، رقم الحدیث ۵۵۹، ۴۰۳۱، مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، الفصل الثاني، المکتبۃ الاشرفیۃ دیوبند، ص: ۳۷۵

[22]۔ القاری، علامہ قاری علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، مترجم: ندیم، راو محمد، کتاب الباس، باب الترجل، الفصل اول: مکتبہ رحمانیہ، مطبع: لٹل

سٹار پرنٹرز لاہور، ج۸، رقم الحدیث: ۴۴۲۶

[23]۔ ملی، مفتی محمد عامر عثمانی، Aamirusmanimili.blogspot.com/2019/01/blog-post_23html

[24]۔ ایضاً: حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ قدیم/۱۶۵

[25]۔ ایضاً: البحر الرائق، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ زکریا/۶۱۰

[26]۔ سنن ابی داود، ج: ۴، رقم الحدیث: ۴۱۶۳

[27]۔ ایضاً: ۴۱۸۳

[28]۔ ایضاً: ۴۲۰۶

[29]۔ بنوری، علامہ محمد یوسف، جامعہ علوم اسلامیہ، بنوریہ ٹاون، کراچی/banuri.edu.pk/readquestion/2019-04-19 حجام کی کمائی

[30] Darulifta-deoband.com/home/ur/Halal-Haram167283, فتویٰ نمبر:-389

392/L=4/1440 زکریا دیوبند، ردالمختار: ۹/۵۸۴

[31]۔ Darulifta-deoband.com/home/ur/Halal-Haram167283, تاریخ استفادہ: ۲۱/۱۱/۲۰۱۹، کشاف القناع عن

متن الا قناع، دار الکتب العلمیۃ: ۱/۷۹

Reference

1. Al-Anfal 53:8
2. Al-Tin 95:4
3. Al-Ma'idah 5:51
4. Ghani, Allama Muhammad Usman, Nasr al-Bari Sharh Sahih Bukhari, Chapter Al-Mutishbahun Bal-Nisaa Walm-Tashbhat Bal-Rijal, Type: Maktab Al-Sheikh Karachi, Volume: 11, P: 74
5. Hanbal, Imam Ahmad, Musnad of Imam Ahmad, Chapter: Narration of the displeasure of Qaz'a and the permission to shave the head completely, Volume: 7 Hadith Number: 8229
6. Al-Qashiri, Imam Muslim bin Al-Hajjar, Muslim Sharif, Chapter: Prohibition of Shaving Hair from Part of the Head and Keeping the Rest of the Head, Volume: 5 Number of Hadith: 5559
7. Muhaddith Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Isha'at-ul-Lama'at Sharh Mishkut Masabih, Kitab Al-Drab, Chapter At-Tarjal, School of Nooriya Razwiah Sukhraj: 3 Number of Hadith: 571
8. Juzi, Ibn al-Qayyim, Imam Abi Abdullah Muhammad bin Abi Bakr bin Ayyub, Tuhfa al-Mawdud bi ahkam al-Mawlud, Chapter 7, Dar al-Ilam al-Fawad, Beirut, pp. 147-148.
9. Al-Uthaymeen, Sheikh Muhammad bin Salih, Al-Shar'a al-Mu'ta' Alizad Al-Mustakna, Tibb, Al-Saudiyyah, 2002, Vol.
10. Ahmad bin Shuaib, Abu Abd al-Rahman, Ali bin Sinan bin Bahr bin Dinar, Al-Nasa'i, Sunan Nasa'i, Chapter: Statement of shaving some hair of the child's head and leaving some of it, Vol. : 5053
11. Al-Albani, Muhammad Nasir al-Din, Series of Sahih Hadiths, Number of Hadiths: 1123, Musnad al-Imam Ahmad bin Hanbal, 5583
12. Ghani, Sheikh Muhammad Uthman, Nasr Al-Bari Sharh Sahih Bukhari, Chapter Qaza means shaving some head and keeping some hair, Maktaba Al-Sheikh, Publisher: Bahadurabad Karachi No. 5, Volume: 10, Number of Hadith: 5920
13. Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Dlab, Chapter Al-Qaza, Volume: 5, Number of Hadith: 5921
14. Sahih Muslim, Kitab al-Drabs wa Al-Zina, Chapter Al-Karahah Al-Qaza, Volume: 5, Number of Hadiths 5560
15. Al-Nawawi, Imam Yahya Ibn Sharaf, Al-Majmoo Sharh al-Mahzab, Volume: 3, Number of Hadith: 347

[16]Al-Shar'a al-Mumta' Alizad al-Mustakna, Volume: 1, Number of Hadith: 167
[17]Allama Zakariya Deoband, Rid al-Mukhtar, Kitab al-Khatr al-Ijah, Chapter al-Istbara, etc., vol.9, p.594
[18]Ahsan Al-Fatawi 9: 85, Published: H, M, Saeed Karachi, Darul Fatta Deoband, Question No: 67143 Darulifta-deoband.com 20-7-2016
[19]Al-Suyuti, Allama Shaykh Mustafa al-Rahibani, "Awali al-Nhi fi Sharh Ghaya al-Manthi, Abstract and Zawaida al-Ghayay al-Sharh", Manifesto al-Muktab al-Islami Badmashq, first edition: 1381
[20]Al-Shar'a al-Mumta Alizad al-Mustakna, Volume: 1, Number of Hadith: 167
[21]Ash'ath Sajistani, Imam Abu Dawud Sulaiman, Kitab al-Drabs, chapter on the dresses of fame, Dar al-Fikr Beirut, Vol.
[22]Al-Qari, Allama Qari Ali bin Sultan Muhammad, Marqaat al-Mufatih Sharh Mishkwat al-Masabih, Translated by: Nadeem, Rao Muhammad, Kitab al-Bas, Bab al-Tarjal, Chapter I: Maktaba Rahmaniyah, Printed by: Little Star Printers Lahore, Volume 8, Number of Hadith: 4426
[23]Milli, Mufti Muhammad Aamir Usmani, Aamirusmanimili.blogspot.com/2019/01/blog-post_23html
[24]Also: Hashiyyah al-Tahtawi Ali Muraqi al-Falah, Kitab al-Salaat, chapter al-Imamah al-Qadim/165
[25]Also: Al-Bahr al-Ra'iq, Kitab al-Salaat, Bab al-Imamah Zakaria 1/610
[26]Sunan Abi Dawud, Volume: 4, Number of Hadith: 4163
[27]Also: 4183
[28]Also: 4206
[29] Banuri, Allama Muhammad Yusuf, Jamia Uloom Islamia, Banuri Town, Karachi banuri.edu.pk/readquestion/2019-04-19/Barber's Earnings ,Darulifta-deoband.com/home/ur/Halal-Haram167283 Fatwa No: 389
[30]- /392L=4/1440 Zakaria Deoband, Radal Mukhtar: 584/9
[31]Darulifta-deoband.com/home/ur/Halal-Haram167283 Date of use: 2019/11/21, Kashif al-Qunaa on text of the Qur'an, Dar al-Kitab al-Ilamiya: 1/79